فتاویٰ اہلحدیث

از

مجتہد العصر حافظ عبداللہ محدث روپڑی

ادارہ احیاء السنۃ النبویہ

ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

فتاویٰ اہلحدیث

جلد اوّل

از

مجتہد العصر حافظ عبد اللہ محدّث روپڑی

المتوفیٰ

۱۱ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ ○ ۲۰ اگست ۱۹۶۴ء

شائع کردہ

ادارہ احیاء السنۃ النبویۃ

ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

(پاکستان)

انتساب

علم وتحقیق کا یہ گراں قدر مجموعہ ان سعید روحوں کے نام منسوب ہے جن کے نزدیک دنیا میں رشد و ہدایت کا سرچشمہ اور آخرت میں فلاح و بہبود کا واحد ذریعہ رائے اور قیاس کی بجائے صرف قرآن اور سنت ہے۔

مرتب فتاویٰ

نام کتاب ——— فتاوی اہلحدیث جلد اول
تاریخ اشاعت ——— ۲۵ ذوالقعدہ سنہ ۱۳۹۲ھ مطابق یکم جنوری سنہ ۱۹۷۳ء
تعداد ——— ایک ہزار
قیمت مجلد ——— ۱۸/-
پریس ——— کیمرج پریس لاہور
ملنے کا پتہ نمبر۱ ——— مکتبہ تنظیم اہلحدیث چوک دالگراں لاہور
نمبر۲ ——— ادارہ احیاء السنۃ النبویہ ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

اسی طرح حنفیہ کا مذہب ہے کہ کھجوروں کے شربت سے وضو جائز ہے اور دلیل اس کی ایک ضعیف حدیث پیش کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کے شربت سے وضو کیا۔ حالانکہ یہ بھی قیاس کے خلاف ہے۔ ایسی طہارتوں کے لئے خدا تعالیٰ نے پانی مقرر کیا ہے۔ اور شربتوں کا حکم پانی کا نہیں۔ ورنہ دوسرے شربتوں (شربت بنفشہ وغیرہ) سے بھی وضو جائز ہوتا۔ غرض ایسے بہت سے مقامات ہیں۔ جہاں حنفیہ نے ضعیف حدیث کی وجہ سے قیاس ترک کر دیا ہے۔

عیسیٰ بن ابان

رہا عیسےٰ بن ابان کا مذہب تو اس کو بھی مودودی کے نظریہ سے کوئی تعلق نہیں۔ مودودی کا نظریہ یہ ہے کہ ذوق سے صحیح حدیث کی تردید ہو سکتی ہے۔ اور ذوق کی تشریح آپ نے یوں کی ہے۔ کہ متن حدیث کی قباحت پکار رہی ہو۔ کہ یہ باتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی نہیں جیسے منکرین حدیث مظاہرہ کر رہے ہیں اور عیسیٰ بن ابان کا نظریہ یہ ہے کہ عام آیتوں حدیثوں سے جو ایک عام اصول ثابت ہو۔ وہ برقرار رکھا جائے اور کسی خاص حدیث سے جو مسئلہ اس عام اصول کے خلاف ثابت ہو۔ اس کو ترک کر دیا جائے گا۔ مگر اس میں یہ بھی شرط ہے کہ اس خاص حدیث کا راوی غیر فقیہ ہو۔ جیسے ابوہریرہؓ اور انسؓ وغیرہ اگر راوی فقیہ ہو تو پھر یہاں عام اصول ترک کر کے خاص حدیث پر عمل ہوگا۔

عام اصول کی مثال انہوں نے یہ دی ہے کہ کسی کی شے تلف ہو جائے اور وہ بھرنی پڑے تو اس کا بازاری نرخ لگا کر قیمت دے دی جاتی ہے عام طور پر قرآن و حدیث کی ہدایت یہی ہے۔ مگر ایک خاص حدیث اس کے خلاف آئی ہے۔ وہ یہ کہ لوگ بیاری فروخت کرتے ہیں تو ایک دو دن اس کا دودھ دوہنا بند کر دیتے ہیں تاکہ دودھ دوھ کر دیکھ لے۔ اگر دودھ کم ہو جائے تو اس کو واپس کر سکتا ہے مگر تین دن کے دُودھ کے عوض کھجوروں کا ایک صاع ساتھ دے۔

حالانکہ قیاس چاہتا ہے کہ دودھ کی بازاری قیمت اس وقت کے لحاظ سے لگا کر دینے دی جائے اس حدیث کے راوی ابوہریرہؓ ہیں۔ ان کو غیر فقیہ بنا کر اس عام اصول کی آڑ لے کر ان کی اس حدیث کو ٹالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ عیسیٰ بن ابان کا مذہب ہے۔ مگر عیسیٰ بن ابان پر اہل سنّت کے تمام فرقوں کی طرف سے اعتراضات کی اتنی بوچھاڑ ہوئی کہ اس کا ناطقہ بند کر دیا خود حنفیہ نے اس کے چھکے چھڑا دیئے چنانچہ فیض الباری شرح بخاری مولانا انور شاہ کشمیری جلد ۳ صفحہ ۲۳۰/۲۳۱ اور تحریر امام ابن الہمامؒ مع اس کی شرح ابن امیر الحاج باب السُّنّۃ وغیرہ میں اس کی تفصیل موجود ہے اس کے علاوہ دوسرے علمائے نے بھی خوب تردید کی ہے تردید کے کئی پہلو ہیں۔ مثلاً

ابو ہریرہؓ اور انسؓ ایسوں کو غیر فقیہ کہنا یہ واقعہ کے خلاف اور سراسر ظلم ہے۔ کیونکہ یہ مفتی تھے۔ اور مفتی غیر فقیہ نہیں ہوتا۔

علاوہ ازیں انسؓ کی احادیث تو سینکڑوں بلکہ ہزاروں تک پہنچ گئی ہیں تلقیح ابن الجوزی وغیرہ میں ابو ہریرہؓ کی احادیث کی تعداد ۵۳۷۴ لکھی ہے اور حضرت انسؓ کی ۲۲۸۶ تو پھر ان کو غیر فقیہ کہنا بڑا ظلم ہے۔

متواتر احادیث کے علاوہ سب احادیث خبر آحاد ہیں جن کو ظنی کہتے ہیں۔ اور ظنی وہی ہے جس میں غلطی ممکن ہے پس اس طرح ہر صحابی کی حدیث رد ہو سکتی ہے۔ خواہ ابو ہریرہؓ ہوں یا کوئی اور۔

۲۔ مودودی کا نظریہ

اس سوال کا جواب اوپر آچکا ہے۔ کہ حنفیہ درایت کو روایت کا درجہ نہیں دیتے چنانچہ قہقہہ اور نبیذ تمر (کھجوروں کے شربت) سے وضو کی مثال گذر چکی ہے۔

اور محدثین تو مودودی کے نظریہ سے کوسوں دور ہیں۔ کیونکہ اہل الرائے سے ان کو نفرت ہے تو درایت (جو رائے کی قسم سے ہے) کو روایت پر کس طرح مقدم کر سکتے ہیں۔

۳۔ مسئلہ جرح وتعدیل

جرح تعدیل تاریخ کی قسم سے ہے اور تاریخ اُس وقت کے لوگوں کی یا قریب کے لوگوں کی معتبر ہوتی ہے۔ پچھلے لوگ نقال ہوتے ہیں۔ اس لیے پہلے لوگوں کے خلاف کسی کی جرح تعدیل کا اعتبار نہیں۔ اس کے لئے مقدمہ ابن الصلاح کا مطالعہ مفید رہیگا۔ انشاء اللہ

مودودی صاحب کو بھی اس سے انکار نہیں وہ تفہیمات میں فرماتے ہیں۔

(الف) تحقیق کے زیادہ سے زیادہ معتبر ذرائع جو انسان کے امکان میں ہیں۔ وہ سب اس گروہ محدثین نے استعمال کئے ہیں۔ اور ایسی سختی کے ساتھ استعمال کئے ہیں۔ کہ کسی اور تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ دراصل یہی چیز اس کا یقین دلاتی ہے۔ کہ اس عظیم الشان خدمت میں اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حال رہی ہے۔ اور جس نے اپنی آخری کتاب کی حفاظت کا غیر معمولی انتظام کیا ہے۔ اس نے اپنے آخری نبی کے نقوش قدم اور آثار ہدایت کی حفاظت کے لیے بھی وہ انتظام کیا ہے جو اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ تفہیمات صـ ۲۹

(ب) دُنیا میں زمانہ گذشتہ کے حالات کا کوئی ذخیرہ اتنا مستند نہیں جتنا کہ حدیث کا ذخیرہ مستند ہے۔ تفہیمات صـ ۲۶۲

(ج) کتب حدیث صحاح ستہ وغیرہ میں اس امر میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں کہ یہ کتابیں انہی بزرگوں کی لکھی ہوئی ہیں۔ نہ اس میں شبہ ہے کہ ہر حدیث کی سند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی